از عدالتِ عظمی

نتھورام اور دیگران

بنام

مینفول اور دیگران

تاریخ فیصلہ: 23 اپریل 1996

[مدن موہن پنچھی اور کے ٹی تھامس، جسٹس صاحبان]

دعویٰ جس میں کچھ جائیدادوں کا دعوی کیا گیا ہے جو ریورژنرز کی طرف سے دائر کی گئی تھی ان میں سے ایک ریورژنرز رحم میں تھا- دیگر دو اس وقت موجود تھے جب آبائی جائیدادیں کسی اجنبی کو تحفے میں دی گئی تھیں۔ جو رحم میں تھا اس نے مقدمہ دائر کیا- قرار پایا کہ: دیگر دو کے سلسلے میں حد کی مدت میں توسیع نہیں کی جا سکتی- مدعی کے طور پر ان کی منتقلی سے ذرا بھی فرق نہیں پڑتا- سوٹ کی برطرفی- کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2134، سال 1978۔

سی آر نمبر 1097، سال 1976 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 10.10.77 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے محترمہ وی ڈی کھنہ کے لیے کوین گلتی، (پرشانت کمار)۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

جواب دہندگان کے لیے ڈی وی سہگل اور پی پوری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل چندی گڑھ میں پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کے ایک معروف سنگل جج کے دیوانی ریویژن نمبر 1097، سال 1976 اور سی ایم 1996-سی آئی آئی /76 کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہے۔

ایک روپا کے چند بیٹے تھے جن میں سدھا اور دللو شامل تھے۔ سدھا کے سلسلے میں، وہاں ایک مُتبیت کا موقع ملا۔ گود لیا ہوا شخص پورن تھا۔ دوسرے بیٹوں کی طرز پر موجود ریورژنرز کے کہنے پر یہ مُتبیت قابل اعتراض تھا۔ فوری قانونی چارہ جوئی میں پکڑنے والے فریقوں میں نہ صرف پورن (گود لیا ہوا بیٹا) شامل ہوتا ہے بلکہ دلّو کے سلسلے میں بغاوت کرنے والے بھی شامل ہوتے ہیں، اور وہ دلّو کے پڑپوتے بیر بل، دلّو کے پوتے ایڈن اور دلّو کے ایک اور پڑپوتے ناتھو ہوتے ہیں۔ جب پورن کی گود لینے والی ماں نے ایک اجنبی کو کچھ آبائی زمین تحفے میں دی تو ناتھو اس کی ماں کے رحم میں تھا لیکن دیگر دو یعنی بیر بل اور ایڈن موجود تھے۔ پیدائش اور عمر بڑھنے کے بعد ناتھو نے دعوی کیا کہ اس کے پاس پر ان کی مُتبیت والی ماں کے تحفے کے ساتھ ساتھ پر ان کو مُتبیت پر بھی سوال اٹھانے کی حد تھی اور اس طرح اس نے پر ان کو مرکزی مدعا علیہ اور بیر بل اور ایڈن کو دلچسپی رکھنے والے مدعا علیہم کے طور پر پیش کرتے ہوئے سدھا کی جائیدادوں کا دعوی کرتے ہوئے دعویٰ دائر کیا۔ اس کے علاوہ کچھ دیگر ان افراد کو مدعا علیہم کے طور پر پیش کیا گیا جن میں کچھ واپسی بھی شامل ہیں۔ بظاہر، ایک وقت پر، ناتھو مدعی نے پورن کے ساتھ معاہدہ کیا اور اس کے ساتھ معاملہ طے کرنے پر 25.10.1975 پر دعویٰ واپس لینے کے لیے ٹرائل کورٹ میں درخواست دی۔ اسی دن، مبینہ طور پر پہلے، بر بل اور ایڈن مدعا علیہم جنہوں نے ناتھو کے ساتھ بغاوت کے مفادات کا اشتراک کیا، نے مقدمے میں مدعی کے طور پر منتقل ہونے کی دعا کی۔ اس صورت حال میں ٹرائل کورٹ کو اس پہیلی کا سامنا کرنا پڑا کہ کون سی درخواست پہلے نمٹانے کے لائق ہے، یعنی

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دعویٰ واپس لینے کی درخواست یا ان مدعا علیھم کو مدعی کے طور پر منتقل کرنے کی درخواست۔ اس نے، استدلال کے ایک سیٹ کے ذریعے، پہلے منتقلی اور بعد میں واپسی کا انتخاب کیا اور اس طرح دعویٰ بچ گیا لیکن عدالت عالیہ نے واپسی کی درخواست کو اولین ترجیح دیتے ہوئے اسے نظر ثانی میں الٹ دیا، منتقلی کی درخواست کو بے کار بنا دیا، دعویٰ کو مسترد کر دیا۔ یہ عدالت عالیہ کا یہ نظریہ ہے جسے چیلنج کیا گیا ہے۔

یہ غیر متنازعہ ہے کہ مقدمے میں دلچسپی رکھنے والے مدعا علیھم میں سے نہ تو ایڈن اور نہ ہی بیر بل کو دعویٰ کرنے کا کوئی زندہ حق حاصل تھا کیونکہ ان کی حد کی مدت ختم ہو چکی تھی۔ حد کی توسیعی مدت، جو ناتھو کے پاس حد شروع ہونے کی تاریخ کو اپنی ماں کے رحم میں ہونے کی وجہ سے تھی، ان کے لیے ذاتی تھی اور ان کے سائے میں کوئی بھی حد کی توسیع کا دعوی نہیں کر سکتا تھا، بظاہر مخالف سمتوں پر کھڑا تھا۔ اگر ان تینوں کے مفادات کو مشترکہ سمجھا جاتا تو اس سے ذرا بھی فرق نہیں پڑتا کیونکہ تسلیم شدہ طور پر صرف ناتھو کو ہی مقدمہ کرنے کا توسیع شدہ حق حاصل تھا نہ کہ بیر بل اور ایڈن کو۔ مقدمہ کرنے کی ان کی صلاحیت کو الگ سے دیکھنا پڑا۔ چونکہ ناتھو کے بذات خود مدعی ہونے کی وجہ سے بیر بل اور ایڈن کے لیے حد کی مدت میں توسیع نہیں ہو سکتی تھی، اس لیے ان کی منتقلی سے انہیں کوئی بہتر صلاحیت یا حق حاصل نہیں ہوتا۔ ایسی صورت حال میں اس سے ذرا بھی فرق نہیں پڑتا کہ کون سی درخواست نمٹانے میں ترجیح کے لائق ہے کیونکہ دونوں کو ایک ساتھ لیا جا سکتا تھا، اور کسی بھی صورت میں حتمی نتیجہ یہ ماننا ہوتا کہ بیر بل اور ایڈن اپنی فائل پر یا دعویٰ کی پیروی نہیں کر سکتے، چاہے انہیں مدعی کے طور پر منتقل کیا جائے جسے حد سے باہر ہونے کی وجہ سے مسترد کرنا پڑا۔

معاملے کے اس تناظر میں ہم عدالت عالیہ کے احکامات میں مداخلت کو مناسب نہیں سمجھتے۔ اس لیے اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اس طرح مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document